رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد

بدر

قادیان

(انتظامات کا ذمہ دار صاحبزادہ مرزا وسیم احمد)

پتہ خریدہ
سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدارس طلباء شاہی
مسجد لاہور ۔ ضلع ۔ صوبہ ۔ ۔ ۔

جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء نمبر ۱۵ (۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ ہفتہ زیر اشاعت میں قابل حمد ہے۔

(۲) **اعلان نکاح**۔ ۷ اپریل بروز اتوار عزیز بابو عبدالمجید صاحب خلف اکبر محترم اخویم بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر انبالہ کا نکاح ثانی پانسو روپیہ مہر پر مکرمی شیخ مولا بخش صاحب مرحوم کی دختر بشارت خاتون ہمشیرہ محبی شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گوجرہ سے بعد نماز عصر فریقین کی موجودگی میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

عزیز بابو عبدالمجید صاحب کی پہلی اہلیہ عرصہ ہوا فوت ہو چکی ہیں۔ خاکسار بشیر فاروق فریقین کو مبارک باد عرض کرتا ہے۔

(۳) **خشت بنیاد**۔ مکرمی جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سلمہ الرحمٰن کی کوٹھی جو محلہ دارالانوار قادیان میں* ۔۔۔

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کا عظیم الشان جلسہ

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا اجلاس عام ۷ اپریل بعد نماز مغرب زیر صدارت چوہدری یوسف خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر مسجد دارالرحمت میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی۔ حافظ مسعود احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل۔ چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سکرٹری ایسوسی ایشن۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے تقریریں کیں۔ تمام مقرروں نے اپنی تقریریں لکھی ہوئی تھیں۔ جو جلسہ میں پڑھ کر سنا دی گئیں۔ صاحب صدر نے بیان کیا۔ کہ چونکہ پولیس کے نااہل اور بعض بددیانت رپورٹر درست تقریریں نوٹ نہیں کرتے۔ اور افسران بالا کو غلط رپورٹیں بھجوائی جاتی ہیں۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا۔ کہ تمام مقررین اپنی اپنی تقریریں لکھ کر سنائیں۔ تقریریں سنانے کے بعد حاضرین میں سے بعض معززین کے تصدیقی دستخط بھی کرا لئے گئے۔ چنانچہ وہ سب تقریریں جو اس جلسہ میں ہوئیں اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کی گئی ہیں۔

---

* تعمیر ہونیوالی ہے۔ اس کی بنیاد کی تین تین اینٹیں تین جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۲ اپریل ۳۵ء کو بروز جمعۃ المبارک پونے گیارہ بجے قبل دوپہر اپنے دست مبارک سے رکھیں۔ اس مبارک تقریب پر خود محترم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بھی لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے اور کثیر احباب قادیان بھی اس موقعہ پر حاضر تھے۔ حضور نے بشمول جملہ حاضرین لمبی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ایسی مبارک کرے کہ مکان و مکین پر ہمیشہ خداوند کریم کا فضل و رحمت و برکت نازل ہوتی رہے۔ آمین (۴) ۱۲ اپریل کو ایک دعوت تمام احمدی پبلک قادیان نے جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو دی جسمیں کثیر لوکل احمدی احباب بھی شامل ہوئے اور جنرل پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن احمدیہ نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں چوہدری صاحب ممدوح نے ۳۰

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم ۲ پر)

۴ پر ہی مختصر مگر جامع تقریر فرمائی اور حضور امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی بوجہ نماز جمعہ کا وقت ہو جانے کے مختصر نصائح فرمائیں۔ (۵) مکرم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے ۱۳ اپریل کو اپنے جعبہ عہدہ کا چارج لیا۔ اور ۱۸ اپریل کو آپ نے ضلع لائلپور کے دورہ پر روانہ ہونا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر فاروق کا مجلس مشاورت پر رعایتی اعلان

۱۶ اپریل سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک

حسب دستور سابق فاروق بک ڈپو کی کتب کا مجلس مشاورت کے موقعہ پر پندرہ یوم کے لئے رعایتی اعلان کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ مجلس مشاورت پر آنیوالوں کو محصول ڈاک کا فائدہ رہے گا۔ وہ دفتر فاروق سے فوراً آکر لے لیں۔ اور دوسرے دوست بھی ان کے ہاتھ منگوالیں۔ ورنہ محصول ڈاک اور وی پی کا خرچ دینا پڑے گا:

نام کتاب	مضمون کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
سیرت رسالت مآب جلد چہارم	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مرسلانہ زندگی کا عظیم الشان کارنامہ یعنی حضور کے ان اشتہارات کا مجموعہ جو صداقت اسلام اور اپنے دعویٰ کی صداقت پر بطور اتمام حجت ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک کے حضورؑ نے وقتاً فوقتاً شائع کئے اور اب بالکل نایاب ہیں جن کو چار جلدوں میں چھپوا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔	للعہ ۸ر	ے ر
بطالوی کا انجام	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس زبردست پیشگوئی کی حرف بحرف تصدیق مولوی محمد حسین بطالوی کی قلم سے جو حضور نے اس کے متعلق فرمائی تھی کہ ؎ خانہ است ویران تو در فکر دگر باش اور بطالوی کا عبرتناک انجام قابل دید اور لائق شنید	۴ر	۲ر
تکلیات رحمانیہ	مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مایہ ناز رسالہ جات جو اس نے شہادات مرزا و فیصلہ مرزا وغیرہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف شائع کئے تھے مکمل و مفصل مدلل جواب	۶ر	۳ر
مستریان مباہلہ	مستریان مباہلہ کے واقعات صحیحہ اور انکی درخواست مباہلہ کا حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور قرآن و حدیث اور شواہد و نظاہر سے ناقابل تردید جواب	۴ر	۲ر
تشحیذ الاذہان	فرقہ بابیہ و بہائیہ کی اس کتاب کا لاجواب جواب جو بابیوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق بمبئی سے شائع کی تھی۔ از قلم مولانا شمس مولوی فاضل	۸ر ۰	۴ر
ہدایات زریں	سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے وہ ہدایات جو ہر ایک احمدی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمائی ہیں جن کے مطابق تبلیغ کرنے سے یقیناً کامیابی ہوگی آجکل ہر ایک خواندہ احمدی کو اس کا پاس رکھنا اور اسپر عمل کرنا ضروری ہے جیبی سائز	۱۰ر	۴ر
مرقع قادیان	مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اس نایاب اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا حرف بحرف سطر بہ سطر چربہ جس میں اس نے آخری فیصلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر

نام کتاب	مضمون کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
تشحیذ الاذہان	احمدیوں کا وہ عظیم الشان مباحثہ جو مونگیر علاقہ بہار میں بعہد خلافت اول غیر احمدیوں سے علماء قادیان کا ہوا۔ نایاب	۸ر	۴ر
تشحیذ الاذہان	مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا دندان شکن جواب اور مسیح موعودؑ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں دفن ہونے کی حدیثوں اور واقعات سے حقیقت۔ از قلم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۴ر	۱ر
خطبات نکاح	فتنہ احرار کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چھ تاریخی خطبہ جن کا پڑھنا ہر ایک احمدی کو ضروری ہے۔ ایک جگہ جمع کرکے فاروق کے تین نمبروں میں شائع کر دیئے ہیں۔	۶ر	۴ر
پیغام صلح	پیغامیوں نے جو آج کل احرار کے فتنہ کو تقویت دینے کے لئے کئی اشتہار نکالے اور ہماری طرف سے جوان کے جواب دیئے گئے وہ سب فاروق کے دو پرچوں میں جمع کرکے چھپوا دیئے ہیں۔ چند پرچے باقی ہیں۔	۳ر	۲ر
حمائل شریف مترجم	:- بلا ترجمہ خوشخط موزون تقطیع	۴ر	۲ر
حمائل شریف مترجم	:- نہایت خوشخط ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب	۱۰ر	۸ر
حمائل شریف مترجم	:- جیبی تقطیع ترجمہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ	۱۰ر	۸ر
چہوت کا بہوت	:- غیر احمدی مسلمانوں میں کثرت سے تقسیم کیا گیا لاجواب کتاب چوتھی دفعہ چھپوائی گئی ہے۔	۲ر	۱ر
ویدک توحید کا آئینہ	:- آریوں کی توحید کا قابل دید نمونہ	۲ر	۱ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۲

خالصہ مشن

مندرجہ ذیل اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے قریباً چالیس سال ہوتے ہیں۔ کہ سکھ صاحبان پر حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام کے متعلق بطور اتمام حجت شائع کیا تھا۔ ہم اس کو ناظرین فاروق کے لئے پیش کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محال است سعدی کہ راہ صفا ⁂ توان یافت جز در پئے مصطفٰے

سردار راج اندر سنگھ صاحب متوجہ ہو کر سنیں

آپ کا رسالہ جس کا نام آپ نے **خبط قادیانی کا علاج** رکھا ہے میرے پاس پہنچا۔ اس میں جس قدر آپ نے ہمارے سید و مولیٰ جناب **محمد مصطفٰے و احمد مجتبےٰ** صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں۔ اور نہایت بیباکی سے بے ادبیاں کیں اور بے اصل تہمتیں لگائیں اس کا ہم کیا جواب دیں۔ اور کیا لکھیں۔ سو ہم اس معاملہ کو اس **قادر** توانا کے سپرد کرتے ہیں۔ جو اپنے پیاروں کیلئے **غیرت** رکھتا ہے۔ ہمارا افسوس اور بھی آپ کی نسبت ہوتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کس ادب اور تہذیب سے ہم نے ست بچن کو تالیف کیا تھا اور کیسے نیک الفاظ سے آپ کے بابا صاحب کو یاد کیا تھا اور اس کا عوض آپ نے یہ دیا۔ اگر آپ کو علم اور انصاف سے کچھ بہرہ ہوتا۔ اور دل میں پرہیزگاری ہوتی تو آپ ان بے ہودہ افتراؤں کی پیروی نہ کرتے۔ جن کا ہماری معتبر اور مسلم اور پاک کتابوں میں کوئی اصل صحیح نہیں پایا جاتا۔ خدا کا وہ مقدس پیارا جس نے اس کی عزت اور جلال کے لئے اپنی جان کو ایک کیڑے کی جان کے برابر بھی عزت نہیں دی۔ اور اس کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کیا۔ اس کو آپ نے گندی گالیاں دیں۔ اور اس کی پاک شان میں طرح طرح کی بے باکیاں اور شوخیاں کیں۔ میرا خیال اب تک نہ تھا کہ سکھ صاحبوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ آفتاب آپ کی نظر میں ایک ناچیز خس و خاشاک دکھائی دیا۔ اے غافل! وہی ایک نور ہے جس نے دنیا کو تاریکی میں پایا اور روشن کیا۔ اور مُردہ پایا اور جان بخشی۔ تمام نبوتیں اس سے ثابت ہوئیں۔ اور وہ اپنی ذات میں ثابت ہے۔

بھلا بتاؤ! کہ اُس کے سوا آج اس موجودہ دنیا میں کون ہے۔ جس کا پیرو دم مار سکتا ہو کہ میں دعا اور خدا کی نصرت میں اپنے مخالف پر غالب آسکتا ہوں؟ یوں تو کوچہ کوچہ اور گلی گلی میں مذہب پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے نبی یا اوتار کے عجوبے **قصوں** اور کہانیوں کے رنگ میں بیان کر رہا ہے اور پستکوں اور کتابوں کے حوالہ سے ہزاروں خارق اُن کے بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن **سوال** تو یہ ہے۔ کہ ان قصوں کا **ثبوت** کیا ہے۔ اور کس کو ہم جھوٹا کہیں۔ اور کس کو ہم سچا سمجھیں؟ اور اگر یہ قصے صحیح تھے۔ تو اب کیوں یہ مصیبت پیش آئی۔ کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے ہی قصے رہ گئے؟ سچوں کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرا خود انصاف کرو کہ کیا گذشتہ باتوں کا فیصلہ صرف باتوں سے ہو سکتا ہے؟ کوئی بُرا مانے یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ان تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو! میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وہ روشن مذہب **اسلام** ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسولؐ ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں۔ اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ **زندہ خدا** کا مزہ ہم اسی رہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب **مُردہ پرستیاں** ہیں۔

کہاں ہیں مُردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا؟ دیکھو! میں کہتا ہوں۔ کہ وہ **شرمندہ** ہونگے اور عنقریب وہ چھپتے پھریں گے! اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے مُنہ پر طمانچے مارے گا! اور انہیں نہیں دکھائی دیگا کہ کہاں چھپیں۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ میں نے دو مرتبہ بابا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے۔ اور ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اُسی نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خواروں کا کام ہے۔ میں وہی کہتا ہوں۔ کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں بابا نانک صاحب کو عزت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے۔ جس سے ہم پیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اُس معرفت سے بات کر رہا ہوں۔ کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

اب اگر آپکو اس بات سے انکار ہے کہ باوا صاحب **مسلمان** تھے۔ اور نیز آپ کو اس بات پر اصرار ہے کہ بقول آپ کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ بدکار آدمی تھے تو میں آپ پر صرف منقولی استدلال سے اتمام حجت کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ایک اور طریق سے آپ پر **خدا کی حجت** پوری کرنا چاہتا ہوں۔ جو آگے چل کر بیان کروں گا۔ اور منقولی استدلال پر اس لئے حصر رکھنا پسند نہیں کرتا کہ بوجہ **قلت استعداد** یہ راہ آپ کے لئے نہایت مشکل ہے۔ آپ لوگ صرف نادان پادریوں اور ایسا ہی اور بے ہودہ اور ناسمجھ آدمیوں کے اعتراضات سنکر بوجہ دلی بخل کے اُن کو سچ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور بغیر تحقیق اور تفتیش کے اسلام اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بدزبانی شروع کر دی ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اسی شتاب کاری نے جو نادانی اور تعصب کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ دنیا کو تباہی میں ڈالدیا ہے۔ اور جہالت اور مفتریانہ روایات نے آفتاب پر تھوکنے کے لئے ان کو دلیر کر دیا ہے۔ اگر آنکھیں ہوں۔ تو کس قدر ندامت ہو۔ اور اگر بصیرت ہو تو کس قدر اپنی خطا پر رو دیں۔ اے غافلو! وہ عزت اور شوکت جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ کیا جھوٹے کو مل سکتی ہے؟ یقیناً سمجھو کہ یہ بات خدا کی خدائی پر داغ لگاتی ہے کہ دنیا میں جھوٹے نبی کو وہ دائمی عزت اور قبولیت دی جائے جو سچوں کو ملتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں حق مشتبہ ہو جاتا ہے۔ اور امان اُٹھ جاتا ہے۔ کیا کسی نے دیکھا کہ مثلاً ایک جھوٹا تحصیلدار سچے تحصیلدار کے مقابل پر دو چار برس تک مقدمات کرتا رہا۔ اور کسی کو قید اور کسی کو رہائی دیتا رہا اور اعلےٰ افسر اس مکان پر سے گذرتے رہے۔ مگر کسی نے اس کو نہ پکڑا نہ پوچھا۔ بلکہ اس کا حکم ایسا ہی چلتا رہا۔ جیسا کہ سچے کا؟ سو یقیناً سمجھو! کہ یہ بات بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک نبی کی اتنی بڑی عزتیں اور شوکتیں دنیا میں پھیل جائیں۔ کہ کروڑہا مخلوق اس کی اُمت ہو ہو جائے۔ بادشاہیاں قائم ہو جائیں۔ اور صدہا برس گذر جائیں اور دراصل وہ نبی جھوٹا ہو۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ایک بھی اس کی نظیر نہیں پاؤ گے ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ دراصل کوئی نبی سچا ہو اور کتاب سچی ہو پھر مرور زمانہ سے اس کتاب کی تعلیم بگڑ جائے اور لوگ غلط فہمی سے اس کے منشاء کے برخلاف عمل کرنا شروع کر دیں۔ چنانچہ یہ بات بالکل درست ہے کہ ہر ایک بگڑا ہوا مذہب جو دنیا میں پھیل گیا تھا۔ اور جس نے ایک عمر پائی وہ ایک سچی جڑ اپنے اندر مخفی رکھتا ہے۔ گو اس کی تمام صورت بدلائی گئی۔ **اسی لئے** اسلام کسی عمر پانے والے اور جڑ پکڑنے والے مذہب کے پیشوا کو بدی سے یاد نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم سے آتے اور اس کی کتاب لاتے ہیں ان کے پہلو بہ پہلو عزت اور جلال میں وہ لوگ بھی ہوں۔ جو ناپاک طبع اور خدا پر افترا کرنے والے ہیں۔ نہ انسانی گورنمنٹ کی غیرت اس بات کو قبول کر سکتی ہے اور نہ خدا کی غیرت کہ جو لوگ جھوٹے طور پر اپنے تئیں عہدہ دار اور سرکاری ملازم ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو ایسی ہی عزت دی جائے۔ جیسا کہ سچے کو اور ان کو اپنے مفتریانہ کاموں میں ایسا ہی چھوڑا جائے۔ جیسا کہ سچوں کو اپنی جائز حکومتوں میں۔

اور وہ طریق جس کے رو سے اس وقت آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہیں تھے۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ درحقیقت وہ مسلمان[1] تھے۔ اور جیسا کہ بالا کی جنم ساکھی میں لکھا ہے درحقیقت چولا جو اَب ڈیرہ نانک میں موجود ہے یہ باوا نانک صاحب کا چولا تھا۔ جو ان کے مذہب کو ظاہر کرتا ہے۔ اور چولا کی عزت جو اب کی جاتی ہے۔ درحقیقت یہ پرانی عزت ہے جو باوا صاحب سے ہی شروع ہوئی۔

(۲) دوسرے آپ کا دعویٰ ہے کہ نعوذ باللہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بدکار اور فاسق آدمی تھے۔ اور باوا نانک صاحب آنجناب سے بیزار تھے اور آنحضرتؐ کو بُرا کہا کرتے تھے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ بلکہ یہ باتیں اس وقت گرنتھوں میں ملائی گئی ہیں۔ جبکہ سکھ مذہب میں بہت سا تعصب داخل ہو گیا تھا ورنہ باوا صاحب درحقیقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا تھے۔ اب **فیصلہ** اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اگر اپنے اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں تو ایک مجلس عام میں اس مضمون کی **قسم** کھا دیں کہ درحقیقت باوا نانک دین اسلام سے بیزار تھے۔ اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو بُرا سمجھتے تھے۔ اور نیز درحقیقت پیغمبر اسلام نعوذ باللہ فاسق اور بدکار تھے۔ اور خدا کے سچے نبی نہیں تھے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں تو اے قادر کردگار مجھے ایک سال تک اس گستاخی کی سخت سزا دے۔ اور ہم آپ کے اس قسم پر پانسو روپیہ[2] ایک جگہ جہاں آپ کی اطمینان ہو جمع کرا دیتے ہیں۔ پس اگر آپ درحقیقت سچے ہونگے تو **سال** کے عرصہ تک آپ کے ایک بال کا نقصان بھی نہیں ہوگا۔ بلکہ مفت پانسو روپیہ آپ کو ملیگا۔ اور ہماری ذلت اور روسیاہی ہوگی اور اگر آپ پر کوئی عذاب نازل ہو گیا تو تمام سکھ صاحبان درست ہو جائیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ سکھ صاحبوں کو اسلام سے ایک مناسبت ہے جو ہندوؤں کو نہیں اور وہ جلد آسمانی نشان کو سمجھ لیں گے۔ آپ لوگ ہندوؤں کی طرح بُزدل نہیں۔ بلکہ ایک بہادر قوم ہیں اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ اس طریق فیصلہ کو ضرور قبول کر لیں گے۔ اول ایک[3] اخبار میں حسب بیان مذکورہ

---

[1] باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا آپکی ایک جنم ساکھی سے بھی پایا جاتا ہے جسنے صاف لفظوں میں اس بات کی طرف ایما کی ہے کہ باوا صاحب نے آخری عمر میں حیات خان نامی ایک مسلمان کی لڑکی سے شادی کی تھی۔ منہ

[2] یہ ضروری ہوگا کہ جس اخبار میں آپ یہ اقرار شائع کریں ایک پرچہ اس اخبار کا بذریعہ رجسٹری ہمارے پاس بھیجدیں۔ اور ہم ذمہ وار ہونگے کہ تین ہفتہ تک روز وصول اخبار سے آپ کے لئے پانسو روپیہ جمع کرا دیں۔ بشرطیکہ آپ بلاکم و بیش حسب ہدایت ہمارے اقرارات مطلوبہ کے شائع کر دیں۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالا چھپوانا ہوگا۔ کہ میں ایسی قسم کھانے کے لئے طیار ہوں۔ اور پھر ہماری چھپی ہوئی تحریر پہنچنے کے بعد قادیان میں آکر جلسہ عام میں تین مرتبہ قسم کھانی ہوگی۔

اب اس میں آپ زیادہ پیچ نہ ڈالیں۔ اس بات کو منظور کرلیں۔ ہمارے دل گالیاں سنتے سنتے زخمی ہوگئے ہیں۔ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہمیں روسیاہی اور ذلت پیش آئے گی۔ اور لعنت کی موت سے ہم مرینگے۔ اور اگر ہم سچے ہیں تو خدا ہمارا انصاف کرے گا۔ میں آپ کو اس پر میشر کی قسم دیتا ہوں۔ جس کی جناب میں آپ باوا نانک صاحب کو واصل سمجھتے ہیں۔ اور باوا صاحب کی عزت کا آپ کی خدمت میں واسطہ ڈالتا ہوں کہ آپ ضرور اس طریق امتحان کو قبول کرلیں۔ اور اگر اب بھی آپ میدان میں نہ آئیں۔ اور حسب تصریح بالا قسم نہ کھائیں۔ اور کمینہ بہانے پیش کریں۔ تو **تمام دنیا گواہ** رہے کہ ان چند سطور کے ساتھ آپ کے رسالہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا۔

المشتہر میرزا **غلام احمد** قادیانی ۱۸ر اپریل ۱۸۹۷ء

نوٹ:۔ ہم آپ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ اگر کسی انسان کے ہاتھ سے آپ کو تکلیف پہنچے تو وہ ہماری بددعا کا اثر ہرگز نہیں سمجھا جائیگا بلکہ ہم صرف اُس صورت میں صادق ٹھہریں گے۔ کہ جب بغیر انسانی ہاتھوں کے محض خدا کی تقدیر سے آپ کسی لاعلاج بیماری اور آفت اور مصیبت میں ایک سال تک مبتلا ہوجائیں جس کا **خاتمہ موت پر ہو**۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو بہرحالت ہم جھوٹے ٹھہرینگے اور آپ پانسو روپیہ پانے کے مستحق ٹھہر جائیں گے۔ منہ

فاروق کی اپیل:۔ گذشتہ سال میں جو فاروق کا دوبارہ اجراء احباب کی تحریک پر کیا گیا تھا اس سال میں اس کے خریداروں میں حسب دستور اخبارات کہ جب وی پی بھیجے جائیں تو ضرور خریدار کم ہوجاتے ہیں۔ ایک سو بائیس ۱۲۲ خریدار کم ہوگئے ہیں۔ جن کا پورا کرنا موجودہ خریداران فاروق کا ذمہ ہے۔ یہ کمی مشاورت پر پوری کردیں۔

(منیجر فاروق)

پہلی تقریر

مجسٹریٹ علاقہ خانصاحب چودہری حسین علی کے

غیر منصفانہ اور جابرانہ رویہ کے خلاف پروٹسٹ

(از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

معزز حضرات! ضلع گورداسپور کے بعض حکام ہمارے ساتھ آجکل جو صریح ناانصافیاں کررہے ہیں۔ اور جن حیلوں بہانوں سے اپنے قانونی اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں پریشان کیا جاتا اور ہماری جائز آزادی میں خلل اندازی کی جارہی ہے۔ وہ ایک ایسی دردناک داستان ہے کہ جس کے ذکر سے ہی انسانیت پر لرزہ طاری ہوکر انسانی شرف و مجد کی جبیں ندامت و انفعال سے عرق آلود ہوجاتی ہے۔ دنیا میں کئی حکومتیں ایسی ہیں جن میں صدرجہ کی بے ضابطگیاں کی جاتی ہیں اور فرمانروائی کرنے والے رعایا کو بے جان چوپاؤں کی طرح سمجھکر ان کے ساتھ نہایت ہتک آمیز اور رسوا کن سلوک کرتے ہیں۔ لیکن اس چودھویں صدی میں جو حریت و آزادی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اور برطانوی حکومت میں جو قانونی حکومت سمجھی جاتی ہے۔ قادیان جیسے مقام پر جو جماعت احمدیہ جیسی مسلمہ وفادار اور قانون کی پابند جماعت کا مرکز ہے۔ لاایںڈ آرڈر کے نام پر جو کچھ کیا جارہا ہے وہ اپنی ذات میں اس قدر بھیانک اور خوفناک ہے۔ کہ کوئی اسے باور کرنے کے لئے بآسانی تیار نہ ہوسکیگا۔

آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ پہلے اُس افسر نے جس کے ہاتھ میں حکومت پنجاب نے اس ضلع کی باگ ڈور دے رکھی ہے۔ ایک سراسر ناجائز اور ناواجب حکم دے کر ہماری آزادی کو کامل دو ماہ تک چھینے رکھا۔ اور بالآخر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ ہائی کورٹ نے اس آرڈر کے متعلق کیا فیصلہ کیا۔ اور اب کہ اس آرڈر کی فولادی گرفت سے خدا خدا کرکے نجات ہوئی ہے۔ ہمیں ایک اور صاحب انصاف سے پالا پڑا ہے۔ جسے ہم پر برتنے کے لئے سوائے اُس قانون کے جو حکومت نے دہشت انگیز دل اور انارکسٹوں کی شر انگیزیوں اور فتنہ سازیوں کے مقابلہ کے لئے وضع کیا تھا۔ اور کوئی قانون ہی نہیں ملتا۔ دفعہ ۱۴۴ تو ٹوٹ گئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے ہمارے مہربان افسروں نے یہ فیصلہ کررکھا ہے کہ وہ ہمیں چین سے بیٹھنے نہیں دینگے۔ چنانچہ چند روز سے قادیان میں جس طرح قانون کی مٹی پلید کی جارہی ہے۔ وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے گھروں میں جمع ہوکر بیٹھتے ہیں۔ تو پولیس کے درجنوں جوان وردیوں میں ملبوس وہاں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ دفعہ ۱۴۴ کا خاتمہ ہوگیا بے شک ہائی کورٹ نے اس کی حیثیت کو نمبر ہن کردیا۔ مگر باوجود اس کے تم بولکر اور اپنے گھروں میں اکٹھے ہوکر تو دکھاؤ۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کی کارروائیاں جو لوگ کریں۔ ان کے متعلق دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو ہم کو ایسے صاحب دل و دماغ افسروں سے واسطہ پڑا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ماشاء اللہ ایسے صاحب دماغ اور عقیل و فہیم ہیں کہ قانون کے منشاء کو ہی نہیں سمجھ سکتے۔ اور یا پھر وہ کسی ایسے ادارہ کے ایجنٹ ہیں۔ جو حکومت برطانیہ کو ہندوستان میں ضعف پہنچانے کے لئے کارفرما ہیں اور یہ لوگ حکومت سے بیش بہا تنخواہیں لینے کے باوجود اس کی جڑوں پر تبر چلا رہے اور وفادار جماعتوں کو حکومت کی طرف سے بدظن کرنے اور ان کے اندر بے چینی اور بے اعتمادی پیدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح حکومت کے لئے بمنزلہ اس شخص کے ہیں۔ جو اسی برتن میں چھید کرتا ہے جس میں کھاتا ہے۔

بہر حال ہمارے ساتھ جو ظلم کیا جا رہا ہے اس کے متعلق ہم تفصیل کے ساتھ حکام بالا اور ممبران کونسل آف سٹیٹ اسمبلی کو اور پنجاب کونسل کے علاوہ ہائی کورٹ کے ججان تمام چیدہ چیدہ ایسوسی ایشنوں اہم اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں۔ غرضیکہ تمام ان لوگوں تک جن کے کانوں تک ان باتوں کا پہنچنا ضروری تھا۔ ہم اپنی آواز پہنچا چکے ہیں۔ اور آج کے اجتماع سے ہمارا یہ منشاء ہے۔ کہ ہم اپنے زخمی قلوب کی آواز کو پورے زور کے ساتھ پھر منصف مزاج اور انسانیت کا احترام رکھنے والے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور ان سے امید رکھیں کہ وہ اس فرض کو جو انسانیت کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ جو شرافت کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ جو اخلاق اور قانون کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ کما حقہ ادا کرینگے اور ان الفاظ کے ساتھ میں حسب ذیل ریزولیوشن آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ریزولیوشن نمبر ۱

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کا یہ عظیم الشان اجتماع مجسٹریٹ بٹالہ خان صاحب چودھری حسین علی کے اس سراسر غیر منصفانہ اور جابرانہ رویہ کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ انہوں نے ہماری جماعت کے چھوٹے بچوں کے مذہبی اجلاس کو خراب کرنے کے لئے اس ایکٹ کا استعمال کیا۔ جو حکومت پنجاب نے باغیانہ تحریکوں اور اتار کرم کو روکنے کے لئے وضع کرایا تھا۔ اور ان بیچاروں کو مرعوب کرنے کے لئے ایک زبردست پولیس فورس بھیجدی۔ اور ہماری طرف سے اس کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کئے جانے کے باوجود وہ اپنے اس رویہ پہ بدستور قائم ہیں۔ اور پولیس کے ذریعہ ہمارے بچوں کے جلسوں کو روکنے اور انہیں پریشان کرنے میں بدستور مصروف ہیں۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ان سے اس بے ضابطگی کے متعلق مناسب نوٹس لے کر ہماری دادرسی کرے۔ اور ہمارے زخمی دلوں پر مرہم رکھے۔ جملہ حاضرین نے باتفاق رائے اس ریزولیوشن کی تائید کر کے منظور کیا۔

دوسری تقریر

(از چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سکرٹری ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن)

گورنمنٹ پنجاب سے درخواست

ملتان کے ایک کمینہ فطرت محمد غلام احراری نے

جو

ایک نہایت اشتعال انگیز اور گندہ پوسٹر بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف شائع کیا ہے

اور اسکو

قادیان کے احراری عبدالحق نیچہ بند نے احمدیوں کے مرکز قادیان میں

سر بازار

مشتہر اور چسپاں کر کے امن سوز حرکت کی ہے انکو عبرتناک سزا دے

حضرات آپ کو معلوم ہے۔ کہ چند روز ہوئے قادیان میں ایک شخص عبدالحق نامی نیچہ بند نے جو احرار کا بڑا سرگرم کارکن ہے۔ احرار کے بورڈ پر ایک پوسٹر چسپاں کیا۔ اور اس پوسٹر کو بازار کے چوک میں آویزاں کیا۔ اور وہاں پر کئی روز تک لگا رہا۔ اُس پوسٹر کا عنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" ہے۔ یہ پوسٹر کسی شخص محمد غلام نے اقبال پریس ملتان میں چھپوا کر شائع کرایا ہے۔ اور احرار کے ذریعہ اس کی اشاعت باہر شہروں میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ قادیان میں یہ نظارہ ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہاں پر بھی اس کی اشاعت احرار کے ذریعہ اس وقت ہوئی جبکہ احرار دوسرے ہر ممکن ذریعہ سے عوام کو احمدیوں کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ اس اشتہار میں ہمارے مقدس بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف جس قدر بے ہودہ سرائی کی گئی ہے۔ اسے پڑھ کر ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریف انسان کا چاہے وہ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ خون کھولنے لگتا ہے۔ میں وہ الفاظ اس وقت آپ لوگوں کے سامنے دُہرا نہیں سکتا جو اس کمینہ فطرت اور انسانیت سے گرے ہوئے شخص نے اس پوسٹر میں استعمال کئے ہیں۔ آپ میں سے اکثر دوستوں نے وہ الفاظ پڑھے ہونگے۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں بکواس کی ہے بلکہ اس پوسٹر میں صاف اور کھلے طور پر یہ بھی لکھا ہے۔ کہ احمدی مرتد ہیں۔ اور مرتد کی سزا قتل ہے احمدیوں کو قتل کر دینا جائز ہے۔ ان کے اموال لوٹ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی جائدادوں پر زبردستی قبضہ کر لینا گناہ نہیں۔ ان کی عورتوں کا اغوا عین شریعت کے منشاء کے مطابق ہے۔ ان کے مُردوں کی تذلیل کرنا بہت اچھا فعل ہے۔ اور یہ تمام امور نہ صرف جائز ہیں۔ بلکہ عین شریعت کے منشاء کے مطابق ہیں۔ اور یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو اس پوسٹر میں دی گئی ہے۔ اور جس کی اشاعت آجکل احراریوں کی طرف سے بڑی سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہے:۔

اس کی اشاعت کی غرض صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ عوام اور جہلاء میں احمدیوں کے خلاف اشتعال پیدا کیا جائے۔ اور ان کو اپنا آلہ کار بنا کر احمدیوں پر قاتلانہ حملے کروائے جائیں۔ انکے اموال کو لوٹنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے مُردوں کی بے حرمتی کروائی جائے۔ یہ سارا پراپیگنڈا ان دنوں میں احرار کی طرف سے ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ہم نے خود قادیان میں مشاہدہ کیا ہے۔ یہ پوسٹر احرار کے دفتر میں آتا ہے۔ جو احرار کے ایک سرگرم کارکن عبدالحق نیچہ بند کے سپرد ہوتا ہے۔ وہ احراری نیچہ بند اسے احرار کے بورڈ پر چسپاں کرتا ہے۔ اور اسے بازار میں شارع عام پر آویزاں کرتا ہے احراری اسے مزے لے لے کر پڑھتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ یہ تمام باتیں پولیس کے رپورٹروں سے مخفی ہونگی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ان باتوں کا علم ان کو بھی ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ سب کچھ سر بازار ہُوا ہے لیکن پولیس کی طرف سے اس پر کوئی نوٹس لیا گیا یا نہیں یہ ایک راز ہے۔ جو ہم پر ابھی تک نہیں کھُلا۔

اگر اس قسم کا لٹریچر شائع کرنے دیا گیا۔ اور ایسے لٹریچر کی اشاعت کرنے والوں کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً یہ ہوگا۔ کہ ملک کا امن برباد ہو کر قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم ہو جائیگا۔ اِس لئے حکام کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کی جلد سے جلد روک تھام کریں۔ اور جن لوگوں سے یہ فعل سرزد ہُوا ہے۔ ان کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسی شرارت کی جرأت پیدا نہ ہو۔ اس موقع پر حکام گورنمنٹ کو توجہ دلانے کے لئے میں دوستوں کے سامنے ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے

ریزولیوشن نمبر ۲

"ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان ذمہ دار افسران کی توجہ اس پوسٹر کی طرف مبذول کراتی ہے۔ جو ایک شخص محمد غلام نے بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" اقبال پریس ملتان میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اور اب اس کی اشاعت احرار کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ اور جسے قادیان میں احرار کے ایک سرگرم کارکن عبدالحق نیچہ بند نے احرار کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کر کے بازار میں آویزاں کیا۔ جہاں کئی دن تک لگا رہا۔ اس پوسٹر میں عوام کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ احمدیوں کو قتل کرنا۔ ان کے اموال پر قبضہ کر لینا۔ ان کی عورتوں کے ساتھ بلا عدت نکاح کر لینا۔ ان کے مُردوں کی بے حرمتی کرنا نہ صرف جائز بلکہ عین ثواب ہے۔ اگر ملک کے اندر اس قسم کا لٹریچر شائع کرنیکی اجازت دی گئی تو ملک میں یقیناً خطرناک طور پر بدامنی پھیل جائیگی۔ اور لوٹ مار اور خونریزی کا بازار گرم ہو جائیگا۔ اس لئے یہ ایسوسی ایشن بڑے زور کیساتھ حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ اس پوسٹر کے شائع کرنیوالے اور قادیان اور دوسری جگہوں پر اسکی اشاعت کرنیوالے لوگوں کے خلاف مناسب کارروائی کر کے انہیں عبرتناک سزا دے تاکہ آئندہ کسی شخص کو امن عامہ کو برباد کر دینے والا لٹریچر شائع کرنے کی جرأت نہ ہو۔"

باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

تیسری تقریر

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن)

پولیس قادیان کا عمداً اپنے فرض منصبی کو ادا نہ کرنا

اور

باوجود اطلاع ملنے کے احراریوں کو خلاف قانون حرکات سے نہ روکنا

اور

جان بوجھ کر ایک احمدی کو احراریوں کا حبس بیجا میں رکھکر مارنا اور احمدی کی جان کو خطرہ میں رہنے دینا

میں احباب کی توجہ ایک نہایت ہی تکلیف دِہ واقع کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور یہ تجویز کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ احباب اس واقعہ کی نسبت حق رسی کے لئے متعلقہ بالا حکام کی خدمت میں بذریعہ ریزولیوشن گذارش کریں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ۲۹ اور ۳۰ مارچ ۳۵ء کی درمیانی شب کو میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی احمدی کے ساتھ جبکہ وہ اپنی دوکان میں کام کر رہے تھے۔ ایک احراری شخص نے نہایت بداخلاقی کے الفاظ میں مذاق کیا۔ انہوں نے روکا۔ تو اس نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ بار بار روکنے پر بھی وہ باز نہ آیا۔ اور دوسرے احراریوں کو آوازیں دیکر بلا لیا۔ اس جگہ پر پچیس تیس احراری لاٹھیاں لے کر اکٹھے ہو گئے۔ جو کہ خلاف قانون دفعہ ۱۴۴ مجمع تھا۔ پولیس نے بھی اس کو منتشر کرنے کی کوئی عملی کارروائی نہ کی۔ اور اس تنازعہ کی جگہ ایسی ہے۔ جہاں کہ پولیس کے آدمی ہر وقت اس احراری کی دوکان پر بیٹھے رہتے تھے۔ جس نے کہ جھگڑا کیا۔ اس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ اس منصوبہ کو برسرِ عمل لانے میں ان احراریوں کو پولیس کی طرف سے مداخلت کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی یہ دیکھ کر نقض امن کا خطرہ محسوس کر کے اپنی دوکان بند کر کے پولیس میں رپورٹ لکھانے کی غرض سے چلے گئے۔ جہاں بہت کچھ لیت ولعل کے بعد پولیس نے ان کی رپورٹ لکھی لیکن خطرہ کو دور کرنے کے لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا۔ اس کے بعد اُسی وقت محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کو جبکہ وہ ایک شارع عام میں سے گذر رہے تھے۔ اُسی احراری کے مکان کے قریب جس نے صدیقی صاحب کے ساتھ بدزبانی کی تھی۔ اور جہاں اس کے بہت رشتہ دار اور دوسرے غیر احمدی جمع ہو چکے تھے۔ انہوں نے صدیقی صاحب کو سخت فحش گالیاں دیتے ہوئے دھکے دیکر ایک مکان میں بند کر کے سخت زدوکوب کیا۔ دو تین آدمی جو صدیقی صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ انہوں نے فوراً پولیس میں جا کر رپورٹ کی۔ کہ صدیقی صاحب کو اب حبسِ بے جا میں رکھ کر زدوکوب کیا جا رہا ہے۔ اور ان کی جان خطرے میں ہے لیکن پولیس نے یہ اطلاع ملنے پر بھی کوئی توجہ نہ کی۔

یہ واقع جہاں ہمیں پولیس کی اپنے فرائض منصبی کو نہ ادا کرنے پر شاکی ہونے کا موقع دیتا ہے وہاں اِن احرار اور ان کے حمائتیوں کی بدزبانی۔ متشددانہ حرکات اور ان کی منصوبہ بازیوں کی نوعیت اور ان کی اِن حرکات کی غرض وغایت جو جنگ وجدال ثابت ہوتی ہے۔ کو بھی اظہر من الشمس کر دیتا ہے۔

اس بناء پر یہ لازمی ہے۔ کہ ہم ان لوگوں کے ایسے اشتعال انگیز اور مفسدانہ پروگرام کے خطرات سے اپنے تئیں محفوظ رکھنے کے لئے حکام بالا سے مناسب تدابیر اختیار کرنے کا پُرزور مطالبہ کریں۔ اس لئے میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بغرض منظوری اجلاس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ریزولیوشن نمبر ۳

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان اس امر کے خلاف اپنی انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے کہ بعض احراریوں نے محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی سائیکل مرچنٹ کو رات کے وقت ایک احراری کے مکان میں بند کر کے زدوکوب کیا۔ اور جب بعض احمدی پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دینے گئے۔ تو پولیس والوں نے اول تو بہت مشکل کے ساتھ تھانہ کا گیٹ کھولا۔ اور پھر اس پر کوئی کارروائی نہ کی۔ حالانکہ اس وقت بھی دفعہ ۱۴۴ جاری تھی۔ اور احراریوں کا مجمع خلاف قانون تھا۔ جس کا منتشر کیا جانا پولیس کے فرائض میں سے تھا۔ لہذا ایسوسی ایشن ذمہ وار حکام سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس معاملہ کی تحقیقات کر کے مناسب کارروائی کیجائے۔

چوتھی تقریر

(از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم)

حبیب الرحمٰن احراری لیڈر کی ۲ اپریل کو سیالکوٹ میں

امام جماعت احمدیہ

کے حق میں بے لگام بدزبانی کرنے پر

گورنمنٹ فوری توجہ کرے

حضرات! اشرار ہندوستان نے ہندوستان کے خرمن امن پر بجلی گرانے کیلئے وہی طریق اختیار کیا ہے جو ۱۹۱۴ء میں اشرار یورپ نے یورپ کی تباہی کے لئے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے سرویا کے بے گناہ ولی عہد کو قتل کیا۔ یہ قتل آگ کی ایک چنگاری تھی۔ جو بھُس یا روئی کے ایک بہت بڑے انبار میں جا پڑی۔ اور جس نے دیکھتے دیکھتے تمام یورپ کو شعلۂ نار بنا دیا اور لاکھوں جانیں برباد ہو گئیں۔ اس جنگ نے یورپ کے اخلاق کو اس قدر پست کر دیا۔ کہ یہ پستی ہی یورپ کی تباہی کا ایک دِن باعث ہو جائے گی۔

بعینہٖ اسی طرح اشرار ہند نے جو اپنے آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے نام سے پکارتے ہیں۔ ہندوستان کی ایک معصوم جماعت کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنا لیا ہے۔ ان احرار نے کوئی تیر اپنے ترکش میں نہیں چھوڑا جو احمدیت کے سینے کی طرف نہیں چلایا۔ اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ؎

صد حسین است در گریبانم

کے الفاظ میں کھینچا ہے۔ یزید کی فوج نے حضرت امام حسینؓ پر جو ظلم و ستم کئے اس سے سینکڑوں گنا بڑھ چڑھ کر ان یزیدیان ہند نے ہمارے سلسلہ کے حسین پر کئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔

اور وہ جو اس باغی جماعت کا لیڈر بنکر یزیدانی بن رہا ہے۔ اس کا نام حبیب الرحمٰن لدھیانوی ہے۔

اس شخص کی ساری کوششیں یہ ہیں۔ کہ جس طرح ولی عہد سرویا کے قتل سے یورپ میں ہلچل ہوئی۔ ہندوستان میں ہو۔ ان کی غرض یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو اشتعال میں لاکر بدامنی کی راہ پیدا کی جائے۔ اور اسی غرض کے لئے وہ مختلف طریق اختیار کر رہے ہیں۔ مثلاً

ہندوستان میں پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ ہم احمدی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ ہم انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ ہم نے جہاد کو مٹا دیا ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی۔ احمدی واجب القتل ہیں احمدی عورتوں کے ساتھ نکاح پر نکاح کر لینا جائز ہے۔ ان کو بائیکاٹ کر دو۔ ان کو قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دو وغیرہ۔

اسی پر بس نہ کر کے انہوں نے ہمارے مقدس اور جان سے پیارے اماموں پر گندے اور فحش الزامات لگائے ہیں۔ کوئی گالی نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دی گئی۔ کوئی جھوٹ نہیں جو آپ کے خلاف نہیں بولا گیا۔ آپ کو نعوذ باللہ کاذب۔ مفتری۔ شرابی وغیرہ قرار دیا گیا۔ اور وہ کون سے اتہام ہیں۔ جو آپ پر نہیں لگائے گئے۔ اور وہ کونسا ستم ہے جو ہم پر توڑا نہیں گیا۔

یہ سب کچھ کیوں اس لئے کہ ہمارے خرمن امن کی چنگاری جل اٹھے۔ اور ان اشرار کے ساتھ ہم گتھم گتھا ہوں۔ اور پھر وہ دنیا کے اندر ایک ہلک پراپیگنڈہ کر سکیں۔ کہ احمدی ان کے مکانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس طرح ہم کو ظالم اور اپنے آپکو مظلوم قرار دیں۔ اور پھر مظلوم بنکر دن دہاڑے احمدیوں کے قتل سے اپنے ہاتھ رنگ سکیں۔

یہاں قادیان کا واقعہ دیکھو۔ ہمارے ایک بھائی کی دوکان پر ایک احراری آیا۔ اس نے گندہ مذاق کیا اور اس کے جذبات کو مشتعل کیا۔ کہ وہ اسے مارے۔ اسی پر بس نہ کر کے اسے راستہ چلتے ہوئے کو پکڑ کر کمرے میں بند کر کے خوب زدوکوب کیا۔ اور باہر عورتوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ دیکھو غضب ہو گیا۔ اب احمدی عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے گھروں میں گھس آیا ہے۔ تاکہ عورتوں کو مارے۔

اس واقعہ سے پتہ چل سکتا ہے کہ کس ذہنیت کے یہ لوگ ہیں۔ ان کو جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارنا بھی بالکل آسان ہے۔ اور طرفہ یہ کہ دوسرے دن قادیان اور بٹالہ اور گورداسپور کے حکام میں اور بذریعہ اخبارات تمام ہندوستان میں شہرت دی گئی۔ کہ احمدی ان کے مکانوں پر بلوہ کی صورت میں حملہ آور ہوئے۔

احباب یہ وہ طریق ہے جو جامہ صبر کو چاک کر دینے والا ہے۔ اور ایک نرم سے نرم انسان کے دل میں یہ بات پیدا کر دینے والا ہے۔ کہ وہ کہے کہ میں یا با عزت طور پر زندہ رہوں گا۔ اور یا باعزت طور پر مر جاؤں گا۔ دنیا کی تمام تحریکوں کو دیکھو سارے ملکوں میں یہی ہوا۔ میں ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں شام میں ایک جنگ دروز قوم اور حکومت کے درمیان ہوئی جس کی ابتدائی چنگاری ایک مہمان کی توہین سے شروع ہوئی۔ پس کسی قوم کو ذلیل کرنا۔ اور اس سے ذلت آمیز معاملہ کرنا یہ ایک ایسی چیز ہے جو خون کی ندیاں بہا دیا کرتی ہے۔

حضرات! آج ہمارے ساتھ ان اشرار کی طرف سے یہی کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے احساسات پر ضربات لگا رہے ہیں تاکہ ہم مشتعل ہو کر ہندوستان کے امن کو برباد کرنے کے لئے ان کے حریف بن سکیں اس غرض کے لئے جو گندہ لٹریچر اخبارات۔ رسالہ جات اور ٹریکٹوں کے ذریعے شائع کیا جاتا ہے اس کا آپ کو علم ہے۔ یہ دیکھ کر کہ ہماری جماعت کی قوت ضبط اس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ کہ ہم سب کچھ سنکر اور ان بے عزتیوں کو دیکھ کر اب تک خاموش ہیں ان اشرار ہند کے لیڈر نے ایک ایسی چنگاری چھوڑی ہے۔ جس سے اوس کا یہ منشاء ہے کہ ہمارے صبر کا دامن چاک ہو جائے۔ اور ہم ان اشرار کے ساتھ دست و گریباں ہو جائیں۔

احرار کے لیڈر حبیب الرحمٰن لدھانوی نے سیالکوٹ میں ۱۲ر اپریل کو تقریر کی۔ اس میں اس نے ہمارے پیارے اور واجب الاطاعت امام کے حق میں ایسے بے ہودہ الفاظ کہے جن کے سننے کے لئے کوئی احمدی تیار نہیں۔ اس نے ہمارے سید و مولیٰ ہمارے آقا اور ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین کے حق میں کہا۔ کہ "وہ ایک بدچلن اور عیاش شخص ہے"۔ میں کہوں گا۔ کہ وہ منہ جس سے یہ الفاظ نکلے وہ ٹوٹ جائے۔ وہ دماغ جس نے ان الفاظ کو ہمارے امام کے لئے سوچا وہ معطل ہو جائے۔ اس نے ان الفاظ کو کہنے میں اپنے مقام کی نزاکت کو نہیں سمجھا۔

ایک احمدی اپنے مال و اسباب کے ضائع ہو جانے کو برداشت کر سکتا ہے۔

اس کے لئے آسان ہے کہ وہ سنے اس کے بچے قتل کر دیئے جائیں۔ اس کے لئے بہت آسان ہے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے رشتہ دار ذبح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیئے جائیں۔ اس کے لئے بہت ہی خفیف ہے کہ خود اس کی جان کو آہستہ آہستہ ہلاک کر دیا جائے مگر وہ کسی قیمت پر اپنے امام کی عزت کے خلاف نہیں سُن سکتا۔

یہ ایسا حملہ ہے۔ کہ اگر ہم اپنے آپ کو پورے کنٹرول میں نہ رکھیں۔ تو معلوم نہیں اس کا نتیجہ کیا ہو۔ میں حکومت پنجاب کو کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ جلد حرکت میں آئے۔ اور اس بدامنی پیدا کرنیوالے شخص کو کیفر کردار کو پہنچا دے جس نے ہندوستان کے امن کو برباد کرنے کا علی الاعلان ذمہ لیا ہُوا ہے

میرے دوستو! یہ ہماری عزت اور ذلت کا سوال ہے۔ یہ ہماری زندگی اور موت کا سوال ہے پس ضرورت ہے۔ کہ ہم ایک پُرامن طریق سے زندہ قوم کی حیثیت میں اس کا بدلہ لیں۔ اور ہم بتا دیں کہ ہمارے امام کی عزت ایسے ویسے انسانوں کی ہاتھوں سے بہت بالا ہے۔ ہمارے سامنے ایک بہت بڑی آزمائش ہے۔ ایک طرف ہماری عزت اور وقار کے نام سے ہمارے احساسات کو ٹھوکریں لگائی جاتی ہیں۔ دوسری طرف ہمارا امام ہم کو پُرامن رہنے کی ہدایات دے رہا ہے۔ اس لئے اس غم و غصہ کی حالت میں عہد کریں۔ کہ ہم اپنی جان کا آخری سانس بھی سلسلہ کی نشر و اشاعت میں لگا دیں۔ تاکہ ہمارا جوش ہمارا غضب دوسری طرف منتقل ہو اور ہم اپنے دشمنوں سے وہ انتقام لیں جو ہر ایک شریف قوم کا طرہ امتیاز ہے۔ آؤ ہم ان سے وہ سلوک کریں۔ جو ہلاکو خان کی اولاد سے مسلمانوں نے کیا۔ جس سے وہ ساری کی ساری قوم اسلام میں جذب ہو گئی۔

احمدیو! کیا ان حالات میں تم میٹھی نیند سے سو سکتے ہو۔ کیا تم آرام سے روٹی کھا سکتے ہو۔ کیا تم اپنے گھروں میں آرام سے رہ سکتے ہو۔ جبکہ دشمن تمہاری عزت کو ہر رنگ میں تباہ کرنے کی فکر میں ہے۔ تم کو اپنے گھروں میں رہنے میں کیا لذت محسوس ہوتی ہے۔ تم کس طرح کھانے پینے میں مزہ محسوس کر سکتے ہو۔ جبکہ تمہارے امام و پیشوا کی ذات پر تمہارے نبی اور مرسل کی ذات پر۔ تمہاری جماعت پر خطرناک اور گندے حملے کئے جا رہے ہیں۔ آؤ عہد کریں کہ ہم اطرش پاشا کی طرح آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک اپنے امام اور اپنے سید و مولیٰ کی عزت کا انتقام نہ لے لیں گے۔ ہمارا انتقام یہی ہے کہ ہم اپنے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ دیں۔ ہم دنیا کے مخمصوں سے نجات حاصل کریں۔ ہماری زندگی سادہ ہو ہماری کمریں کسی رہیں۔ اور ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں۔ جب تک اپنے دشمنوں کی فوج کے ایک ایک آدمی کو فتح کر کے اپنی فوج میں داخل نہ کر لیں۔ ہم کو ہر طرف احمدیت ہی احمدیت نظر آئے۔ اس غرض کے لئے ہم کو کسی فتنے کسی لڑائی۔ کسی خونریزی کسی بداخلاقی کی ضرورت نہیں۔ انسانی دل دلائل سے پیار سے حسن و احسان سے متاثر ہوتا ہے۔ آؤ ہم اس کو متاثر کریں۔ اور ان کے دلوں پر ایک عظیم الشان قلعہ تعمیر کریں۔ جس میں ہمارے پاک پیشواؤں کی عزت و تعظیم کے جھنڈے لہراتے ہوں۔

حکومت سے ہم اس قدر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان بدامنی پھیلانے والوں کے مونہوں کو بند کرے اس کے ہاتھوں کو روکے۔ اور ایسی تدابیر اختیار کرے جس سے اس بدامنی کو روک سکے۔ باقی ہمارا انتقام شریفانہ ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس راستے کو اختیار نہ کریں۔ جو انہوں نے کیا ہے۔ بلکہ ہم وہ صحیح راستہ اختیار کریں۔ جس سے دنیا سچے معنوں میں فتح ہوتی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت بدھ نے دنیا کو فتح کیا

پس ہم میں سے ہر ایک شخص جب احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے دیوانہ وار کھڑا ہو گا۔ تو چند سالوں میں ہندوستان میں صرف احمدیت کا طوطی بولتا نظر آئے گا۔ اور وہ جو ہم پر آج یہ الزام لگاتے ہیں۔ ان کی اولادیں ان پر لعنت بھیجیں گی۔

آؤ

اخیر میں ہم ملکر ایک نعرہ اخوت لگائیں۔ جو یہ ہو۔

امیر المومنین زندہ باد (آمین)

اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔

ریزولیوشن نمبر ۴

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار کی اس نہایت ہی گندی۔ اشتعال انگیز اور فتنہ پھیلانے والی تقریر کے خلاف جو اس نے سیالکوٹ میں ۲ اپریل کو عام مجمع میں کی۔ پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس گندہ دہن کے خلاف جلد سے جلد موثر کارروائی کرے۔ تاکہ ملک میں بدامنی پیدا نہ ہو۔ باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس ہُوا۔

ریزولیوشن نمبر ۵

اسکے بعد شیخ احسان علی صاحب نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

میری تجویز ہے کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حکام بالا اور پریس کو بھجوائی جاویں۔ جو باتفاق رائے منظور ہُوا۔

---

۱۰ اپریل کو نظارت امور عامہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان مقامی جماعت کیلئے کیا گیا ہے۔ چونکہ چند روز سے پولیس کی طرف سے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی مذہبی اور تعلیمی انجمنوں یا سوسائٹیوں کے جلسوں میں بے جا مداخلت شروع ہو گئی ہے اور انکو اس طرح سے پریشان کیا جا رہا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی انجمن یا سوسائٹی یا ایسوسی ایشن تا اطلاع ثانی کوئی اجلاس منعقد نہ کرے۔ تاوقتیکہ نظارت امور عامہ سے باقاعدہ اجازت حاصل نہ کر لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال رواں ۱۹۳۵ء کا چندہ فاروق

اس کو غور سے ملاحظہ کریں

جن خریداران فاروق کا چندہ دسمبر ۳۴ء اور ۳۱ر مارچ ۳۵ء کو ختم ہو چکا ہے۔ اور ان کی طرف سے سال رواں کا چندہ وصول نہیں ہوا نہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنا اپنا چندہ یا تو بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ یا اپنی جماعت کے چندہ کے ساتھ ناظر صاحب بیت المال کی وساطت سے بھیجدیں یا مجلس مشاورت پر جو تشریف لائیں۔ وہ خود عطا فرما دیں۔ اگر خود نہ آئیں تو اپنی جماعت کے نمایندہ کے ہاتھ جو مجلس مشاورت پر آنے والے ہوں۔ بھجوا دیں۔ اور اگر ان صورتوں میں سے اس وقت وہ کوئی صورت بھی کسی وجہ سے نہ کر سکتے ہوں۔ تو بذریعہ تحریر دفتر فاروق میں اطلاع دیدیں۔ کہ کب چندہ ادا کرینگے۔ اور اگر خدانخواستہ آئندہ فاروق خریدنا نہ چاہیں۔ تو ایک کارڈ ڈالدیں تاکہ ان کے نام آئندہ اخبار نہ بھیجا جائے۔ اور اگر کارڈ بھی لکھنا گوارا نہ ہو۔ تو کم از کم اتنی تکلیف کر لیں۔ کہ اس پرچہ کے بعد جو پرچہ فاروق کا ان کے نام ارسال کیا جائے اس پر اپنی قلم سے یہ لکھ کر کہ "آئندہ میری نام فاروق نہ بھیجا جائے" وہی پرچہ چٹھی رسان کو واپس کر دیں۔ یہ میں نے سب ایسی صورتیں عرض کر دی ہیں۔ جس سے آپ کو آسانی ہو۔ اس تمام گذارش کے بعد بھی اگر آپ نے توجہ نہ کی تو پھر ۲۸ر اپریل ۳۵ء کا فاروق آپ کے نام بذریعہ وی پی ارسال ہوگا جس کو وصول کرنا آپ کا ضروری فرض ہوگا۔ (منیجر)

نمبر خریداری	نام خریدار	رقم چندہ
۱	جناب چوہدری صادق علی صاحب پنشنر تحصیلدار	للعہ ر
۱۰	جناب حکیم محمد عمر خان صاحب سندہ	للعہ ر
۱۳	جناب چوہدری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار	للعہ ر
۱۴	جناب خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب	صہ ر
۱۵	جناب مولوی عطا محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ریلوے ورکس	للعہ ر
۲۲	جناب بابو شاہ عالم صاحب	للعہ ر
۲۳	جناب خان محمد اکبر خانصاحب ایچ وی سی	للعہ ر
۲۵	جناب مہر عاشق محمد صاحب گرداور	للعہ ر
۳۱	جناب سیٹھ جی ایم ابراہیم صاحب	للعہ ر
۳۲	جناب سیٹھ فاضل الہ دین صاحب	للعہ ر
۳۴	جناب منشی ظفر حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس	للعہ ر
۳۶	جناب مرزا احمد بیگ صاحب انسپکٹر ٹیکس	للعہ ر
۳۸	جناب مولوی محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس ریلوے	للعہ ر
۴۰	جناب مولوی محمد ابوالحمید صاحب وکیل دکن	صہ ر
۴۱	جناب غلام محمد صاحب میر حرکارہ	عہ ر
۴۲	جناب خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر	للعہ ر
۵۰	جناب ڈاکٹر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	للعہ ر
۵۲	جناب بابو غلام رسول صاحب گڈس کلرک ریلوے	عہ ر
۵۴	جناب مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر	للعہ ر
۵۵	جناب حکیم میر سعادت علی صاحب دکن	للعہ ر
۶۴	جناب میاں محمد یوسف صاحب ایل ٹویس	للعہ ر
۷۰	جناب حاجی عبدالقدیر صاحب سوداگر	للعہ ر
۷۶	جناب شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر مدارس	للعہ ر
۷۷	جناب ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب	للعہ ر
۹۰	جناب میاں شمس الدین فیروز الدین صاحب سوداگر چرم	للعہ ر
۹۲	جناب مولوی محمد صاحب ایم اے انسپکٹر مدارس	للعہ ر
۹۳	جناب شیخ محمد امین فضل کریم صاحب ٹرانسپورٹر	للعہ ر
۹۴	جناب بابو محمد حسین صاحب اوورسیر	للعہ ر
۹۶	جناب مولوی سراج الحق صاحب مختار عام	للعہ ر
۹۸	جناب میر کلیم اللہ صاحب	للعہ ر
۱۱۰	جناب منشی عطاء الٰہی صاحب پٹواری	عہ ر
۱۱۸	جناب مولوی کرم داد صاحب	عہ ر
۱۱۹	جناب خان صاحب منشی برکت علی صاحب پنشنر	للعہ ر
۱۲۰	جناب سیٹھ محمد غوث صاحب تاجر دکن	للعہ ر
۱۲۲	جناب میاں محمد شریف ڈویژنل انسپکٹر	للعہ ر
۱۲۳	جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب مہاجر	للعہ ر
۱۲۷	جناب مولوی محمد کریم صاحب علوی ایم اے دکن	للعہ ر
۱۳۴	جناب ڈاکٹر گوہر دین صاحب برہما	للعہ ر
۱۴۲	جناب میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ	للعہ ر
۱۴۴	جناب منشی فتح محمد صاحب داروغہ چونگی	عہ ر
۱۴۵	جناب ملک محمود خان صاحب رئیس	للعہ ر
۱۵۵	جناب مینجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب	صہ ر
۱۵۸	جناب ڈاکٹر فضل کریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن	للعہ ر
۱۶۱	جناب بیگم صاحبہ سردار امام بخش خانصاحب تمن دار مرحوم	للعہ ر
۱۶۳	جناب بابو فضل الدین صاحب سب اوورسیر	للعہ ر
۱۶۴	جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم بی بی ایس	للعہ ر
۱۷۱	جناب مولوی سعد الدین صاحب بی اے بی ٹی انسپکٹر سکولز	للعہ ر
۱۷۳	جناب چوہدری خان محمد صاحب پنشنر گرداور	للعہ ر
۱۷۶	جناب مولوی محمد علی صاحب سول ناظر	للعہ ر
۱۸۳	جناب ضیاء الدین صاحب مدرس	للعہ ر
۱۸۶	جناب ملک سلطان محمد خانصاحب	للعہ ر
۱۸۷	جناب سردار حاکم علی خان صاحب پنشنر رسالدار	للعہ ر
۱۸۸	جناب چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار	للعہ ر
۱۹۱	جناب ڈاکٹر مہر علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن	للعہ ر
۲۰۱	جناب مولوی احمد حسین صاحب سعید وکیل	للعہ ر
۲۱۹	جناب منشی غلام قادر صاحب	عہ ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	رقم چندہ
۲۳۰	جناب چوہدری نذیر احمد صاحب انسپکٹر بنکس	للعہ
۲۵۳	جناب خان بہادر غلام محمد صاحب پنشنر چیرس آفیسر	للعہ
۲۶۱	جناب چوہدری چھجو خان صاحب پنشنر	للعہ
۲۶۸	جناب چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ	للعہ
۲۹۴	جناب منشی کرم بخش صاحب پٹواری	عہ
۳۰۰	جناب خان صاحب عبدالرشید خان ٹیکس سپرنٹنڈنٹ	للعہ
۳۱۸	جناب سید محمد یوسف صاحب عائف نویس	للعہ
۳۲۰	جناب بابو محمد حنیف صاحب پنشنر پوسٹل کلرک	للعہ
۳۲۱	جناب سید پیر احمد شاہ صاحب عطار	للعہ
۳۲۹	جناب منشی بوٹے خانصاحب پٹواری نہر	عہ
۳۳۱	جناب شیخ محمد امین فضل کریم سلیپر مرچنٹ	للعہ
۳۴۱	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب اورسیر	للعہ
۳۸۷	جناب مولوی محمد الدین صاحب پرائیویٹ ماسٹر	عہ
۳۹۲	جناب قاضی عبدالمجید صاحب انسپکٹر خاک	للعہ
۴۳۴	جناب بابو نصیر الحق خان صاحب آرمی ڈیپارٹمنٹ	للعہ
۴۵۰	جناب ملک کرم الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر	للعہ
۴۷۳	جناب بابو سیف محمد خان صاحب کلرک ضلع کچہری	عہ
۴۸۲	جناب میاں عبدالحق صاحب زرگر	عہ
۵۴۲	جناب مولوی عبدالرزاق صاحب بکر قصاب	عہ
۵۶۶	جناب بابو غلام محمد صاحب پولیٹیکل کلرک	عہ
۵۶۸	جناب محمد صفدر صاحب طالب علم	۔ے
۵۷۴	جناب میاں محمد الدین عمر بخش صاحب ٹھیکہ دار بھٹہ	۔ے
۶۰۲	جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	۔ے
۶۳۵	جناب رشید احمد صاحب طالب علم	۔ے
۶۴۹	جناب نذیر احمد صاحب چوڑی کلی فروش	عہ

نمبر خریداری	نام خریدار	رقم چندہ
۶۵۵	جناب چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر بنکس	عہ
۶۷۰	جناب منشی محمد رمضان صاحب پوسٹمین	عہ
۶۷۱	جناب منشی قادر بخش صاحب گرداور قانونگو	للعہ
۶۷۳	جناب میاں رحمت اللہ ولد رحمت علیصاحب	عہ
۶۷۰	جناب چوہدری محمد سعید صاحب سندہ	صہ
۶۷۱	جناب شیخ محمد یوسف صاحب انصار اللہ بقایا	للعہ
۶۷۹	جناب ناصر احمد ولد میاں محمد ابراہیم صاحب	عہ
۶۷۴	جناب مولوی غلام یٰسین صاحب سکرٹری تبلیغ	للعہ
۶۷۵	منشی غلام رسول صاحب مدرس	عہ
۶۷۸	جناب چوہدری عباد اللہ صاحب گیانی بنی اسرائیل	للعہ
۶۸۳	جناب ملک غلام محمد صاحب سیاہ نویس	للعہ
۶۸۱	جناب ملک غلام حسین صاحب ایس ٹی ای	عہ
۶۷۰	جناب رحمت علی صاحب پوسٹمین	عہ
۶۷۱	جناب چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر ریلوے	عہ
۶۷۲	جناب شیخ خدا بخش محمد شفیع صاحب نیچہ بند	عہ
۶۷۳	جناب مولوی عبید اللہ صاحب	عہ
۶۷۵	جناب عبدالوحید خانصاحب کمپونڈر	عہ
۶۷۸	جناب منشی صدرالدین صاحب ہیڈ کنسٹیبل	عہ
۶۷۰	جناب راجہ گلبشیر خانصاحب دوکاندار	عہ
۶۷۱	جناب منشی عطاء اللہ صاحب لوز پور	عہ
۶۷۳	جناب غلام فرید پسر مستری علم الدین صاحب	عہ
۶۷۵	جناب چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ	للعہ
۶۷۷	جناب قمرالدین صاحب کینال اسسٹنٹ	للعہ
۶۷۸	جناب لعل دین صاحب منگل والا	عہ
۶۸۹	جناب ملک محمد شریف صاحب نمبردار	للعہ
۶۹۰	جناب فضل دین صاحب رنگریز بقایا	عہ

درخواست دعا:۔ احباب کی خدمت میں نہایت عاجزانہ عرض ہے۔ کہ بندہ کے حق میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم مشکلات اور مصائب سے نجات بخشے۔ آمین۔ (خاکسار محمد سلطان کاتب فاروق)

فاروق ایک سال کیلئے رعایتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطاء کئے ہیں۔ کہ ۲۵ اخبار ایسے شائق مگر غریب احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جائیں جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کے لئے خریدنا چاہیں۔ وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں ان کو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ایسے خریدار جدید ہوں۔ سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ تین روپیہ وصول ہوتے ہی ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں۔ تو وی پی کی اجازت دیں۔ جو تین روپیہ پانچ آنہ کا معہ خرچ ڈاک وی پی ارسال ہو گا۔ یہ قیمت رعایتی بہرحال پیشگی آنی چاہیئے:

(منیجر فاروق)

مجلس مشاورت میں شمولیت

اس سال مجلس مشاورت ۱۹ء ۲۰۔۲۱ اپریل کو منعقد ہوگی۔ تمام احمدی جماعتوں کو اپنے بہترین نمائندے شرکت کے لئے ضرور بھیجنے چاہئیں۔ کیونکہ نہایت اہم اور ضروری معاملات پر غور و فکر کیا جائے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

(صفحہ ۱۱ اسلام پریس قادیان سے طبع کر کے فاروق کے لئے منیجر نے شائع کیا)